REGD. N. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم پنجشنبہ — ۲۷ شوال ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابق) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۳ شہادت ۱۳۴۰ ہش | ۱۳ اپریل ۱۹۶۱ء | نمبر ۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۲ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج ۸½ بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کانگو کی خود ساختہ آزاد ریاست جنوبی کسائی کے صدر نے اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا

اقوام متحدہ کے بھارتی دستوں اور کسائی کے فوجیوں میں جھڑپ۔ حکومت کانگا نے بنکوں میں اقوام متحدہ کا حساب روک لیا

لیوپولڈول ۱۲ اپریل۔ کانگو کی خود ساختہ آزاد ریاست جنوبی کسائی کے صدر البرٹ کلونجی نے جنوبی کسائی کے بالوبا قبائل پر اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا ہے۔ اب وہ ۳۸ ہزار مربع میل سے زائد علاقہ میں بالوبا قبائل کے علاوہ چھ دوسرے قبائل پر حکومت کریں۔ صدر کلونجی اس سے پہلے لومبا کی نگرانی میں کانگو کی قومی تحریک کے رکن تھے۔ لیکن بعد میں وہ لومبا کے شدید مخالف بن گئے۔ لومبا کے سپاہیوں پر بالوبا کے ہزاروں قبائلیوں کو قتل کرنے کا الزام تھا۔

کانگو کی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق جنوبی کسائی کے صوبہ کے مقام بکوانگا کے مقام پر اقوام متحدہ کی فوج میں بھارتی دستے اور جنوبی کسائی کے صدر البرٹ کلونجی کی فوجوں کے درمیان ایک زبردست جھڑپ ہوئی تاہم اس جھڑپ میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ کانگو کی خبر رساں ایجنسی نے بتایا کہ یہ جھڑپ اس وقت ہوئی جب صدر البرٹ کلونجی کی فوجوں نے اقوام متحدہ کے ایک طیارے پر گولی چلا دی۔

الزبتھ ول کی اطلاع کے مطابق کٹنگا کے صدر موسیو شومبے نے مطالبہ کیا ہے کہ شمالی کاٹنگا کے شہر کابولو سے اقوام متحدہ کے ایتھوپین دستوں کو نکال لیا جائے۔ یہ مطالبہ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کے نام ایک مراسلے میں کیا گیا۔ جو کل الزبتھ ول میں ”اقوام متحدہ کے نمائندہ مسٹر گارجس ڈمنٹ کے حوالے کیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ حکومت کاٹنگا نے الزبتھ ول میں اقوام متحدہ کا بنک کا حساب روک دیا ہے یہ اقدام اقوام متحدہ اور حکومت کٹنگا کی فوجوں کے درمیان حالیہ جھڑپوں کے بعد کیا گیا۔

روس نے مغربی ملکوں کی تجویز منظور کر لی

جنیوا ۱۲ اپریل۔ روس نے مغربی ملکوں کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ جوہری اسلحہ پر پابندی کی نگرانی کے لئے گیارہ ارکان کا ایک کمیشن مقرر کیا جائے تاہم اس نے اس کمیشن کے قیام سے متعلق شرائط منظور نہیں کیں۔ مشرقی اور مغربی ملکوں کی کانفرنس میں روسی مندوب مسٹر سارا پکن نے اخباری نمائندوں سے کہا ہے کہ روس کی جانب سے مغربی ملکوں کی تجویز کی منظوری ایک ”اہم اقدام“ ہے۔

خان عبد الغفار خان سیکورٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کر لئے گئے

لاہور ۱۲ اپریل۔ صوبائی صدر الحکومت میں موصول شدہ اطلاع کے مطابق کل سرحدی گاندھی خان عبد الغفار خان کو ضلع بنوں میں ایک گاؤں میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ گرفتاری حکومت پاکستان کی ہدایت کے مطابق عمل میں آئی ہے۔ اور صوبائی حکومت کی ہدایت کے مطابق انہیں حیدر آباد جیل میں نظر بند رکھا جائے گا۔ اگرچہ سرکاری ذرائع نے یہ نہیں بتایا کہ سرحدی گاندھی کو کس الزام کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہے۔ تاہم اشارۃً یہ بتایا گیا ہے کہ سابق سرخ پوش لیڈر خان عبد الغفار خان کچھ عرصہ سے قابل اعتراض تقریریں کرنے میں مصروف تھے۔ اس مقصد کے لئے جلسوں کا انتظام پرائیویٹ حجروں اور مسجدوں میں ہوتا تھا اور ان کی کارروائی پشاور کے ایک اخبار میں چھپتی رہی ہے۔

صدر ایوب کا تعزیتی پیغام

راولپنڈی ۱۲ اپریل۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ایک پیغام میں برطانوی بحری جہاز ”دارا“ کے المیہ پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے اس حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا ہے اور یقین ظاہر کیا ہے کہ اس حادثہ کی مکمل تحقیقات کے بعد متاثرہ افراد کی امداد کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔

یورپ میں مجاہدین تحریک جدید کی تبلیغی مساعی

مولود احمد خان صاحب اور عبد الحکیم صاحب اکمل کی تقاریر

آج مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۱ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہو رہا ہے جس میں مجاہدین تحریک جدید مکرم مولود احمد خان صاحب مبلغ انگلستان وسابق امام مسجد لنڈن اور مکرم مولوی عبد الحکیم صاحب اکمل مبلغ ہالینڈ اپنے اپنے مشن کے تبلیغی حالات بیان کریں گے۔ مقامی احباب شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔ (مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

لائل پور کی صنعتی نمائش میں مصنوعات فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی مقبولیت

انسٹی ٹیوٹ نے مختلف صنعتی شعبوں میں متعدد انعامات حاصل کئے

لائل پور میں میلہ مویشیاں منعقدہ ۲۹ مارچ تا ۵ اپریل کے موقعہ پر محکمہ صنعت کی طرف سے ایک صنعتی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ نمائش میں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی مصنوعات کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاص مقبولیت حاصل ہوئی۔ اور انہیں متعدد انعامات کا مستحق قرار دیا گیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۴ اپریل کو صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب نے بھی اس نمائش کا معائنہ فرمایا تھا۔ علاوہ دیگر حکام اور افسران کے فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے سٹال پر محترم چوہدری نیاز احمد صاحب کمشنر سرگودھا ڈویژن بھی تشریف لائے اس موقعہ پر ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز خان گل شیر خان صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے تعریفی کلمات کے ساتھ انسٹی ٹیوٹ کی مصنوعات کا تعارف کرایا۔

جناب کمشنر صاحب نے جملہ مصنوعات میں گہری دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے متعلق

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ اپریل ۶۱ء

دلآزارانہ طریق بحث ناجائز ہے

ایک پاکستانی مسلمان کے لئے یہ واقعی ایک قابل غور سوال ہے کہ عیسائی مشن پاکستان میں مسلمانوں کو عیسائی بنا رہے ہیں اور بڑے زور شور سے تبلیغی مہم چلا رہے ہیں۔ مسلمانوں نے اس کو بڑا محسوس کیا ہے۔ چنانچہ آئے دن اخبارات میں اسکے متعلق لکھا جاتا ہے اور جلسوں میں تقریریں بھی ہوتی ہیں ذیل میں ہم روزنامہ نوائے وقت میں شائع شدہ ایک مراسلہ نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ مسلمان اسکو کتنا محسوس کر رہے ہیں۔

"مکرمی! ہمارے ملک میں عیسائی پادری ہماری رواداری سے ناجائز فائدہ اٹھاکر اسلام اور حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے خلاف رکیک اور سوقیانہ حملے کر رہے ہیں، انکی نظیر اس زمانے میں بھی نہیں ملتی جب ان کے مذہب والے یہاں حکمران تھے عیسائیوں کی حال ہی میں شائع کردہ چند کتابیں مراۃ الحق، میزان الحق۔ ابن مسجد۔ تاریخ محمدی۔ تعلیم محمدی۔ تنقید القرآن تفتیش الاولیاء۔ اسلام میں مسیح۔ دشت کربلا و کوہ کلوری۔ فضیلت مسیح۔ قرآن و ابن اللہ اور خدائے اسلام، دیکھی جائیں تو واضح ہو جائیگا کہ ان کتابوں میں العیاذ باللہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ناروا اور سخت اشتعال انگیز باتیں لکھ کر مسلمانوں کے جذبات کو بے حد مجروح اور قابل نفرین جسارت سے پامال کیا گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان کتابوں میں سے بعض کے مصنفین بھارت میں رہتے ہیں لیکن ان کی تصنیف کردہ یہ کتابیں مارشل لاء کے نفاذ کے بعد لاہور سے شائع ہوئی ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب بریلویوں کو دیوبندیوں کے خلاف اور سنیوں کو شیعوں کے خلاف لکھنے اور بولنے کی اجازت نہیں اور فرقہ وارانہ سرگرمیوں پر چودہ سال تک قید بامشقت کی سزا مقرر کر رکھی ہے تو عیسائیوں کو کس منطق کی رو سے یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ پاکستان میں رہتے ہوئے پاکستانی مسلمانوں کے بنیادی اسلامی جذبات پر نمک پاشی کریں؟

ہمارے کرم فرما عیسائیوں کے سکولوں اور ہسپتالوں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں لیکن وہ یہ فراموش کر جاتے ہیں کہ یہ سکول اور ہسپتال تعلیمی اور رفاہی مقاصد کی تکمیل سے کہیں زیادہ عیسائیت کے لئے "دام ہمرنگ زمین" کا کام دیتے ہیں۔ عیسائی ان کے ذریعہ مفت علاج کراتے اور تعلیم پاتے ہیں مگر مسلمانوں سے دل کھول کر فیسیں لی جاتی ہیں۔ اس طرح عیسائیوں کے صرف تعلیمی اور طبی اخراجات ہی نہیں بلکہ خلاف اسلام پروپیگنڈہ کے تمام اخراجات بھی مسلمانوں کی جیب سے وصول کئے جاتے ہیں اور اس پر یہ اشتہار مستزاد ہوتا ہے کہ "مشنریوں نے خدمت خلق کا ریکارڈ قائم کر دیا" میں اپنے مسلمان بھائیوں کو رفاہی ادارے قائم کرنے کی ضرورت کا احساس دلانے کے ساتھ ساتھ حکومت سے بھی التماس کرتا ہوں کہ مشنریوں کی طرح مسلم اداروں کو بھی مختلف مراعات بہم پہنچائے اور کچھ نہیں تو کم از کم اوقاف کی آمدنی ہی سے ایسے رفاہی ادارے قائم کئے جا سکتے۔

انجینئرنگ کالج لاہور افتخار احمد"

اگرچہ ہم اس مراسلہ کی ہر بات سے متفق نہیں ہیں تاہم اس مراسلہ میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جن پر ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ عیسائیوں کی تبلیغ کو روک دینا چاہیئے لیکن یہ ضروری ہے کہ حکومت عیسائیوں کی کتابوں کا ضرور جائزہ لے اور دیکھے کہ ان میں کوئی ایسا مواد تو نہیں ہے جس سے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر حملہ ہوتا ہو یا اسلام کے متعلق ایسی باتیں ہوں جو طنز و تمسخر کی حد تک پہنچتی ہوں جن سے مسلمانوں کی واقعی دلآزاری ہوتی ہو۔

ہماری یہ رائے صرف اسلام کے لئے طرفدارانہ نہیں ہے بلکہ عام لحاظ سے ہے۔ کسی بھی آدمی کو یہ حق نہیں ہے کہ کسی پیشوائے مذہب یا غیر مذہب کے متعلق غیر ثقہ اور تمسخرانہ باتیں لکھے یا تقریر میں کہے۔ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ عیسائی پادریوں کی یہ عادت ہے کہ وہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملے کرتے ہیں اور کسی معاملہ کے متعلق اصولی بحث کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ مثلاً تعدد ازدواج پر اصولی بحث کرنے کی بجائے آپ امہات مومنین اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی ذات پر رکیک حملہ کرتے ہیں۔ یہ بات اور یہ انداز بحث واقعی دلآزارانہ ہے اور اس کو روکنا واقعی حکومت کا فرض ہے۔

دوسری بات جس کی طرف اس مراسلہ میں توجہ دلائی گئی ہے یہ ہے کہ عیسائیوں کو تو اسلام کے متعلق غلط فہمیاں پھیلانے کی اجازت ہے اور انہیں اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے سے نہیں روکا جاتا حالانکہ ان کے پراپیگنڈہ میں نہایت گمراہ کن باتیں موجود ہوتی ہیں مگر بعض دفعہ عیسائیت کے خلاف علمی مضمون پر بھی روک ٹوک کی جاتی ہے اور اگر خود عیسائی علماء کے حوالوں سے عیسائیت کا پول کھولا جائے تو اسکو عیسائی اپنی دلآزاری سمجھ کر شاکی ہوتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ اسلام رواداری سکھاتا ہے لیکن رواداری کا یہ مطلب نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ عیسائیت یا کسی مذہب کے متعلق علمی اور تاریخی مضامین پر بھی پابندی ہو۔

موجودہ عیسائیت جس کی تبلیغ پاکستان اور دیگر ممالک میں اس وقت پادری کر رہے ہیں از روئے قرآن کریم ایک سراسر مشرکانہ دین ہے۔ اس نے ایک بشر کو خدا تعالے یا خدا تعالے کا بیٹا بنایا ہوا ہے اور عیسائی کھلم کھلا انکو ربنا المسیح کہہ کر خطاب کرتے ہیں۔ اسلامی رواداری کا اصول اس حد تک تو واقعی یہاں لاگو ہے کہ عیسائیوں کو اپنے عقیدہ پر قائم رہنے اور اسکی تبلیغ کرنے کی اجازت ہو لیکن یہ امر رواداری میں شامل نہیں ہے کہ اس مشرکانہ عقیدہ کی تردید کو بھی زنجیر پہنائی جائے۔ قرآن کریم نے صاف صاف لفظوں میں اس خیال کی تردید کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا آپ کی والدہ ماجدہ کو شان الوہیت حاصل تھی۔ اب اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک بشر ثابت کیا جائے اور علمی اور تاریخی حوالوں سے ثابت کیا جائے کہ وہ ہرگز خدا تعالے نہیں ہو سکتے اور نہ خدا تعالے کے بیٹے ہو سکتے ہیں تو یہ ہرگز عیسائیوں کی دلآزاری نہیں ہے بلکہ ایک ایسی صداقت بیانی ہے جس کی وضاحت قرآن کریم میں بھی نہایت زور سے کی گئی ہے۔

جہاں تک شرک کا تعلق ہے موجودہ عیسائیت اسلام اور قرآن کریم کی تعلیمات کی صریح ضد ہے ایک اسلامی ملک میں اس بات کی اجازت تو دی جا سکتی ہے کہ کوئی موجودہ عیسائیت کے عقائد کو تسلیم کرے اور اسکی تبلیغ بھی کرے لیکن اسی دلیل سے یہ کسی ملک کا بھی حق نہیں ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اسلامی تعلیمات اور قرآنی توجیہات پر پابندی عاید کرے اس خیال سے کہ اس سے عیسائیوں کی دلآزاری ہوتی ہے ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالے کا پاک رسول اور اللہ تعالے کے مقربوں میں سے مانتے ہیں ہم ان کی ذات کے متعلق کوئی برا کلمہ زبان سے نہیں نکال سکتے کیونکہ ایسا کرنا ہمارے ایمان میں رخنہ پیدا کرتا ہے۔ لیکن جس طرح موجودہ عیسائیت یسوع مسیح کو پیش کرتی ہے اصولاً اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین سمجھ کر پیش کرنا قابل اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ یسوع مسیح کے متعلق خود اناجیل اربعہ میں ایسی باتیں موجود ہیں جو سخت قابل اعتراض ہیں اور خود ان اناجیل سے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ یسوع مسیح نہ تو خود خدا تھا اور نہ خدا کا بیٹا تھا۔ اور یہ بھی ثابت کیا جا سکتا ہے کہ وہ صلیب پر نہیں فوت ہوا تھا اور نہ تیسرے دن جی اٹھا تھا اور نہ جی اٹھنے کے بعد آسمان پر گیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے اور ثابت ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرح ایک بشر تھے اور نہ آپ صلیب پر فوت ہوئے نہ تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھے اور نہ آسمان پر چڑھے تو موجودہ عیسائیت کی تمام عمارت منہدم ہو جاتی ہے اور قرآن کریم کی ہمیں یہی تعلیم ہے کہ ہم موجودہ مشرکانہ عیسائیت کی تمام عمارت دلائل سے منہدم کر کے رکھ دیں تاکہ توحید باری تعالے کا عقیدہ دنیا میں قائم ہو۔ اسلئے یہ ہر مسلمان کا پیدائشی حق ہے کہ وہ موجودہ مشرکانہ عیسائیت کے عقائد کا تمام دنیا میں قلع قمع کرے۔ البتہ یہ درست ہے کہ ہمیں جبر سے کام نہیں لینا چاہیئے اور نہ طعن و تمسخر کا حقیقی دلآزارانہ طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ بلکہ نہایت سنجیدگی اور متانت سے علمی طریق سے ایسا کرنا چاہیئے اور کوئی بات ایسی نہیں کرنی چاہیئے جس سے ملک میں بدامنی پھیلے یا کسی کے پیدائشی حقوق آزادی ضمیر اور آزادی رائے پر زد پڑے۔ لیکن جس طرح ہم عیسائیوں کو یہ حق دیتے ہیں عیسائیوں کو بھی فراخ دلی سے ہمیں ہمارا حق دینا چاہیئے اگر وہ یسوع مسیح کی الوہیت کا عقیدہ رکھنے اور اسکی تبلیغ کرنے کا حق رکھتے ہیں، تو ہمیں بھی اپنا عقیدہ رکھنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق ہے ورنہ اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ ہم قرآن کریم کو بھی دنیا میں نہ پیش کریں جس میں موجودہ مشرکانہ عیسائیت کی سخت تردید کی گئی ہے یہی نہیں بلکہ جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صحیح مقام اور صحیح چہرہ دکھایا گیا ہے اور جس میں آپ کی ذات کے متعلق یہودیوں کے اعتراضات کا رد کیا گیا ہے اور عیسائیوں کے غلو کی تردید بیان کی گئی ہے۔

ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو غیر اسلام کی تبلیغ کو بجبر روکنا چاہتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ یہ مشرکانہ عیسائیت تو کیا تمام دنیا کے مذاہب اور فلسفے اسلام کے مقابلہ میں اپنی صداقت کی کوئی دلیل نہیں رکھتے۔ اسلام نے جس طرح دین کو پیش کیا ہے اس سے بہتر کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی۔ اسلام نے تمام توہمات تمام بت پرستیوں اور تمام مشرکانہ عقائد کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع کر دیا ہے۔ فلاسفروں کی خام خیالیاں اور سائنس کی ناپختہ مفروضات اسلام کے سامنے لرزاں ہیں۔ اسلام تمام حقیقتوں کی حقیقت اور تمام صداقتوں کی صداقت ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ

جاء الحق وزھق الباطل
ان الباطل کان زھوقا

اسلام ہی معیار ہے جو اس معیار سے الگ ہے وہ باطل ہے +

احمدی طلباء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

دین کی زیادہ سے زیادہ واقفیت حاصل کرو اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کی رغبت اپنے دل میں پیدا کرو

ہر احمدی نوجوان کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اسے خدا تعالیٰ نے قصر احمدیت کی ایک اینٹ بنایا ہے

اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے کو اپنی انتہائی خوش قسمتی سمجھو۔

فرمودہ ۳ راگست ۱۹۳۸ء بمقام بورڈنگ تحریک جدید قادیان

۳ راگست ۱۹۳۸ء بعد نماز عصر طلباء و کارکنان تحریک جدید نے بورڈنگ تحریک جدید میں بعض مبلغین کے اعزاز میں ایک دعوت چائے دی۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقعہ پر حضور نے جو تقریر فرمائی۔ وہ ابھی تک شائع نہیں ہو سکی تھی۔ اب صیغہ زود نویسی یہ تقریر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ؛

حضور نے فرمایا۔ جب بورڈنگ تحریک جدید کی ابتداء کی گئی۔ تو اس وقت غالباً بورڈنگ ہائی سکول میں ۳۶/۴۷ لڑکے تھے لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۴۵ ہیں۔ گویا اس زمانہ کے بورڈروں سے

چار گنا زیادہ ہیں

اور اس زیادتی تعداد کا فائدہ یقیناً سکول کو بھی پہنچا ہے۔ کیونکہ جتنے طالب علم زیادہ ہوں فیسوں کی آمدنی بھی زیادہ ہوتی ہے اور غالباً ایڈ بھی زیادہ ملتی ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں ابھی یہ تعداد پوری نہیں جب میں نے یہ تحریک کی تھی۔ اس وقت میرے ذہن میں یہ تھا۔ کہ کم از کم ۳۰۰ بورڈر ہوں اور وہ بھی باہر سے آئے ہوئے۔ ان طلباء کو جو قادیان کے ہیں۔ اور بورڈنگ میں رہتے ہیں۔ میں اپنی سکیم سے خارج سمجھتا تھا۔ اس لئے نہیں کہ ان کا بورڈنگ میں داخل ہونا مفید نہیں یقیناً مفید ہے۔ اور تحریک جدید کے بورڈنگ کے کارکنوں کے لئے سرٹیفکیٹ ہے کیونکہ بعض اوقات مقامی لوگوں کو کسی ادارہ کے متعلق اعتراضات ہوتے ہیں۔ ان حالات میں مقامی لڑکوں کا بورڈنگ میں داخل ہونا سرٹیفکیٹ ہے ان خدمات کا جو بورڈنگ تحریک جدید کے افسر سرانجام دے رہے ہیں مگر

میری سکیم یہ تھی

کہ کم از کم تین سو بیرونی جماعتوں کے نمائندے یہاں رہیں۔ اور یہاں سے ایک ایسی روح لے کر جائیں جو ہر وقت انہیں خدمت دین کے لئے بیتاب رکھے۔ اس میں مقامی

بورڈر شامل نہیں تھے۔ پس اس سکیم کے بعد بیرونی طلباء ۱۲۰ یا ۱۲۵ کے قریب آئے ہیں۔ اور ابھی ایک ایک کے مقابلہ میں دو دو کے آنے کی ضرورت ہے۔ شاید بورڈنگ کی موجودہ عمارت اتنی تعداد کے لئے کافی نہ ہو۔ مگر مکانوں کا بڑھانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ جب انسان بڑھتے ہیں تو مکانات بھی بڑھتے جاتے ہیں ؛ اس تعداد کو پورا کرنے کے متعلق

سب سے زیادہ ذمہ داری

بورڈنگ کے لڑکوں پر ہے۔ ابھی ایڈریس کا جو جواب دیا گیا ہے۔ اور خوشی کی بات ہے۔ کہ زبانی دیا گیا ہے۔ جواب دینے والا بے شک علمی خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور وہ خاندان تقریریں کرنے والا ہے۔ یہ بات اسے علمی سہولت پہنچانے والی ہے۔ مگر میرے لئے یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں نے اس رنگ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک لڑکے کی تقریر سنی۔ جس میں شستگی تھی۔ بے خوفی تھی اور صفائی تھی مجھے ایسا شبہ پڑتا ہے کہ تقریر کے کچھ حصے شاید حفظ کئے ہوئے تھے۔ مگر ممکن ہے یہ لہجہ کا اثر ہو۔ اور واقعہ میں یاد نہ کئے ہوئے ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ بوجہ پوری مشق نہ ہونے کے لہجہ ایسا ہو۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یاد کئے ہوئے فقرے دوہرائے جا رہے ہیں۔

تقریر کی خوبی

جہاں روانی سلاست زبان اور فصاحت پر مشتمل ہوتی ہے۔ وہاں آواز کے اتار چڑھاؤ پر بھی مشتمل ہوتی ہے۔ اور جن

لیکچراروں میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ وہ ہی ہوتے ہیں۔ جو قوموں کو اٹھا کر بہت بلندی پر لے جاتے ہیں۔ اور ان میں بجلی کی ایسی رو پیدا کر دیتے ہیں کہ وہ جان و مال عزت و آبرو آرام و آسائش غرض کسی چیز کی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرتیں۔ یہ چیزیں طبعی طور پر لیکچرار کے اندر ہوتی ہیں۔ یا پھر مشاقی سے پیدا کی جاتی ہیں۔ پس ممکن ہے کہ کتابیں تو پڑھنے کے نتیجہ میں اس قسم کا لہجہ ہو۔ مگر مجھ پر یہ اثر ضرور ہے کہ بار بار دوہرا کر فقرے یاد رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ باوجود اس کے یہ پہلا موقعہ ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک طالب علم نے زبانی ایسی تقریر کی جس سے میں متاثر ہوا۔

میں امید کرتا ہوں

کہ اس سلسلہ کو بڑھانے کی کوشش کی جائیگی میں اس بات کا قائل نہیں ہوں کہ ایک دو طالب علموں کو سامنے رکھ کر اپنی کوشش کا ثبوت دیا جائے۔ اس طرح جماعتیں نہیں بنا کرتیں۔ اور نہ ترقی کر سکتی ہیں۔ البتہ نمائش کی جا سکتی ہے۔

پس یہ غلط ہے کہ ہر شخص لیکچرار اور مصنف نہیں ہو سکتا۔ ہو سکتا ہے ہاں ہر ایک کے مراتب الگ الگ ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کہ ہر انسان کی

ترقی کا ایک دائرہ

ہوتا ہے۔ اس میں وہ ترقی کرتا ہے۔ تو اوسط درجہ کی ترقی کی استعداد ہر انسان میں پائی جاتی ہے۔ ہاں کوئی کسی فیلڈ میں بڑھ جاتا ہے

اور کوئی کسی میں کم رہ جاتا ہے۔ بعض لوگ حساب کے زیادہ ماہر ہوتے ہیں۔ اور بعض تاریخ کے۔ مگر یہ نہیں ہوتا کہ کسی کو حساب یا تاریخ بالکل ہی نہ آئے۔ اور وہ ان کے متعلق کچھ بھی قابلیت پیدا نہ کر سکے۔ پس کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ اس معیار کو بڑھایا جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ اعلیٰ تقریر کرنے کا ملکہ سب لڑکوں میں پیدا ہو۔

یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ جو میں نے بیان کی۔ اصل بات یہ تھی کہ

بورڈنگ تحریک جدید ترقی کرے

اس کی ذمہ داری ان طلبہ پر ہے جو اس بورڈنگ میں رہ چکے ہیں یا آئندہ رہیں گے بورڈروں نے اپنے ایڈریس میں تسلیم کیا ہے کہ اس بورڈنگ میں رہ کر انہوں نے فائدہ اٹھایا ہے اگر یہ درست ہے کہ اس وجہ سے انہیں دین کی زیادہ واقفیت حاصل ہوئی اگر یہ صحیح ہے کہ ان کی احمدیت سے محبت بڑھ گئی ہے اگر یہ ٹھیک ہے کہ دین کے احکام پر عمل کرنے کی رغبت ان میں زیادہ پیدا ہو گئی ہے اگر یہ واقعہ ہے کہ انہوں نے نمازوں میں زیادہ باقاعدگی اختیار کر لی ہے اور اگر یہاں نہ آتے تو یہ باتیں ان میں اس رنگ میں پیدا نہ ہوتیں تو ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان پر ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی عاید ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ طلباء جو ان

فوائد سے محروم

ہیں۔ ان کو تحریک کریں کہ وہ بھی یہاں آئیں اور ان کے والدین سے کہیں کہ انہیں یہاں بھیجیں۔

اگر سارے طالب علم اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تو وہ ایک انجمن بنائیں۔ جو اس بورڈنگ کی ترقی کے لئے کوشاں ہو۔ جس طرح ہم بڑوں سے یہ عہد لیتے ہیں کہ ہر شخص سال میں کم از کم ایک شخص کو احمدی بنائے۔ اسی طرح وہ عہد لیں کہ سال میں کم از کم اتنے طالب علم ہم بورڈنگ میں داخل کرائیں گے۔ اس لئے ضروری نہیں۔ کہ وہ طالب علم احمدی ہی ہوں۔ غیر احمدی بھی ہو سکتے ہیں۔ غیر احمدی طالب علم جب اس نظام کے ماتحت رہیں گے۔ جو یہاں ہے۔ اور جس میں اپنے اوپر پابندیاں عاید کی جاتی ہیں۔ تسلیم و اطاعت کا مادہ پیدا کیا جاتا ہے۔ دین کے لئے

قربانی کرنیکی روح

پیدا کی جاتی ہے تو خواہ وہ غیر احمدی ہی چلے جائیں۔ وہ اس نظام کو قائم کریں گے جو لوگوں کو اسلام کی طرف لانے والا ہوگا۔ اور جس کا نہ ہونا لوگوں کو احمدیت کی طرف آنے سے روکے ہوئے ہے ہمارے ملک میں اپنی مرضی سے اطاعت کا جؤا اٹھانے کی چونکہ لوگوں میں عادت نہیں ہے۔ اسلئے وہ احمدیت کی طرف نہیں آتے اور ڈنڈے سے اطاعت اختیار کرتے ہیں۔ حالانکہ اصل غلامی یہی ہے۔ اپنی مرضی سے ایک نظام کے ماتحت رہنا غلامی نہیں ہے۔ بلکہ یہی تہذیب ہے۔ اور جو لوگ ایک نظام کے ماتحت اپنی مرضی سے رہتے ہیں۔ انہیں مہذب کہا جاتا ہے۔ اور جن کو ڈنڈے کے ذریعہ کسی نظام کے ماتحت رکھا جاتا ہے۔ انہیں غیر مہذب قرار دیا جاتا ہے ہندوستان کے لوگ اپنے عمل سے یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ جبر کی حکومت ماننے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اپنی مرضی سے اطاعت اختیار کرنے کو غلامی کہتے ہیں۔ اگر ان لوگوں میں ڈسپلن کی عادت پیدا ہو جائے۔ اور وہ ایک نظام کے ماتحت آجائیں۔ تو ان کو احمدیت میں لانا بالکل آسان ہو جائے۔

پس چاہیے غیر احمدی طالب علم بھی۔

ہر بورڈر عہد کرے

کہ وہ دو یا تین یا چار طالب علم لائیگا حتّٰی کہ وہ تعداد پوری ہو جائے۔ جو سکیم تجویز کرتے وقت میرے مدنظر تھی۔ بلکہ ہم تو چاہتے ہیں۔ کہ جتنے طالبعلم زیادہ ہوں اتنا ہی اچھا ہے۔ اگر تین سو کی بجائے تین ہزار ہو جائیں۔ تو بھی ہم ان کے لئے انتظام کر لیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

پس ایک تو جانے والے اور پیچھے رہنے والے طلباء کو میں یہ تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ انجمن بنا کر اپنے ذمہ یہ کام لیں کہ کم از کم ایک ایک اور طالب علم داخل کرینگے اور پھر کوشش کریں۔ کہ طلباء کی تعداد اگلے سال کم از کم ۲۹۰ ہو جائے اگر وہ ایسا کریں گے۔ تب مجھے معلوم ہوگا کہ انہیں یہاں آنے کے فوائد کا احساس ہے۔

دوسری بات

جو میں کہنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ طالب علم اور ٹیوٹرز۔ سپرنٹنڈنٹ اور ہیڈ ماسٹر وغیرہ کے تعلقات ایک دوسرے سے تعاون پر مبنی ہونے چاہئیں۔ ورنہ حقیقی فائدہ نہیں حاصل ہو سکتا۔ جس طرح استاد اور ٹیوٹر طلباء کے نگران ہوتے ہیں۔ اسی طرح طلباء ان کے نگران ہوں مگر وہ نگرانی تعاون والی ہو۔ اور ترقی کی طرف لے جانے والی ہو۔ ایسی نہ ہو جس میں بغاوت اور خود سری پائی جائے۔

میں کارکنوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میں اب تک اس کام پر خوش نہیں ہوں۔ جو ہوا ہے۔ درحقیقت اس وقت تک طلباء کو جو فوائد پہنچے ہیں۔ وہ اس لئے پہنچے ہیں۔ کہ یہاں پہلے سے ایک نظام کے ماتحت کام ہو رہا ہے۔ بورڈنگ تحریک جدید کی طرف سے ابھی تک ایسا کوئی انتظام نہیں۔ جس سے وہ پروگرام پورا ہو۔ جس کے لئے یہ بورڈنگ جاری کیا گیا تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ابھی تک کوئی خاص نتائج نہیں پیدا ہوئے۔ اگر اس بورڈنگ کو اس رنگ میں چلایا جائے۔ جو میرے پیش نظر ہے۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسے مذہبی لیڈر اور راہنما پیدا ہو سکینگے جو دنیا میں عظیم الشان روحانی تغیر پیدا کر دیں گے۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ رات دن ان طلباء کو ان کے فرائض ذہن نشین کرائے جائیں۔ ان کو بتایا جائے کہ قوم کے لئے ہر فرد کا قربان ہونا ایسے

نقصان دہ بات نہیں ہوتی۔ بلکہ

بہت بڑی خوش قسمتی کی علامت

ہوتی ہے اور یہ زیادہ سے زیادہ عزت کا مقام ہے۔ کہ کسی کو قوم کے لئے بنیاد بننے کا موقع میسر آسکے۔ ایسی بنیاد جس پر شاندار عمارت تیار ہو سکے نوجوانوں میں یہ روح پیدا کرنے کے لئے علم النفس کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ اس کے نہ جاننے کی وجہ سے مسلمانوں میں ایک نقص پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان میں قربانی کا مادہ کم ہو گیا ہے۔ اس نقص کو ایک قوم نے دور کیا۔ مگر ایسے رنگ میں کہ اور زیادہ خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ وہ قوم شیعہ ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں زندہ مسلمانوں کی جس قدر تعریف کی گئی ہے۔ اس سے بہت زیادہ مرنے والوں کی کی گئی ہے۔ چنانچہ منھم من قضٰی نحبہٗ زیادہ زور دار الفاظ میں بہ نسبت و منھم من ینتظر کے۔ مگر مردہ قوموں میں یہ بات پائی جاتی ہے اور یورپین اقوام میں، بھی جو اپنے آپ کو بہت ترقی یافتہ سمجھتی ہیں۔ یہ بات موجود ہے۔ گو وہ اس وقت نمایاں نہیں۔ مگر جب یہ قومیں گریں گی۔ تب معلوم ہوگا۔ کہ وہ زندوں کی زیادہ تعریف کرتی ہیں اور جو دوسروں کی خاطر اپنی جان قربان کر دیں۔ ان کی کم۔ قرآن کریم میں

شہدا کو زندہ قرار دیا گیا ہے

اس لئے کہ اگر وہ زندہ رہتے۔ تو اور زیادہ نیکیاں کرتے۔ اب وہ اللہ کے حضور رزق دئے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ دوسروں کو رزق نہیں دیا جاتا۔ وہاں کا جو بھی رزق ہے۔ وہ دوسروں کو بھی دیا جاتا ہے۔ شہداء کے رزق کا مطلب ان کا حصہ ہے۔ یعنی دنیا میں جو اچھے کام ہو رہے ہیں۔ ان کے ثواب کا حصہ ان کو بھی دیا جا رہا ہے۔ دین کی جو خدمات زندہ رہنے والے کر رہے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو بھی ان کا ثواب مل رہا ہے۔ کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتے تو وہ بھی یہ خدمات سرانجام دیتے پس

خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے

کہ ایک مومن کے ساتھی جب تک زندہ رہتے اور دین کی خدمات سرانجام دیتے ہیں، مرنے والے کو اس حیثیت سے جس میں وہ مرا۔ ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے یہ سبق دیا ہے کہ ایسے موقع پر جو شہادت پا جائیں ان کو زندہ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہید کی یہ تعریف کی ہے کہ وہ بہت جلد اعلےٰ مدارج حاصل کر لیتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ تھوڑی خدمت کے بدلہ میں اسے اعلیٰ مدارج حاصل ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اسلئے کہ تھوڑے دن خدمت کر کے وہ اسی راہ میں جان دے دیتا ہے اگر وہ زندہ رہتا۔ تو اس کے

نیک اعمال کا تسلسل

جاری رہتا مگر خدا تعالےٰ نے اپنے منشاء کے ماتحت اسے توڑا۔ اور اسے شہادت دیدی تاکہ بعد کے آنے والے زندہ رہیں اس وجہ سے خدا تعالےٰ کی راہ میں جان دینے والوں کے اعمال جاری رہتے ہیں وہ جن کے ساتھ زندگی میں مل کر کام کرتے تھے ان کے اعمال جس قدر ثواب کے مستحق ہوں گے۔ اسی قدر ثواب شہادت پانے والوں کو بھی ملے گا۔ یعنی جس درجہ اور جس درجہ کی قربانی کرنے والا کوئی شہید ہوگا۔ اسی درجہ کے مطابق اُسے انعام ملیں گے۔ اور موت اس سے اس کو محروم نہیں کر سکے گی۔ دیکھو بعض صحابہؓ ایسے تھے۔ کہ انہیں اسلام لائے دو چار ہی دن گذرے تھے۔ کہ لڑائی میں شہادت پا گئے۔ کیا ان کے اعمال ختم ہو جائینگے۔ ہرگز نہیں بلکہ ان کو اسوقت تک وسعت دی جائیگی جب تک کہ ان کے ساتھ کے صحابہ زندہ ہیں۔

غرض دین کی راہ میں قربانی بہترین چیز ہے اور جنہیں یہ حاصل ہو ان کی قدر دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہونی چاہیئے۔ قرآن کریم نے ایسا ہی کیا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کے متعلق آتا ہے کہ آپ دعا کیا کرتے تھے کہ مجھے شہادت حاصل ہو۔ اور مدینہ میں ہی ہو۔ آخر انہیں حاصل ہو گئی۔ اور مدینہ میں ہی حاصل ہوئی۔ مگر تعجب ہے۔ ان جیسے انسان نے یہ دعا کس طرح کی۔ مدینہ میں انہیں شہادت ملنے کے یہ معنی تھے۔ کہ دشمن مدینہ پر حملہ کرے اور وہ اس قدر غلبہ پا لے۔ کہ مسلمانوں کے خلیفہ کو قتل کر دے مگر باوجود اس کے حضرت عمرؓ شہادت کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ایسا درجہ ہے کہ بڑے بڑے

جلیل القدر

صحابہؓ اس کی تمنا کیا کرتے تھے۔

یہ روح اور یہ ولولہ ہر احمدی کو اور خاص ہر احمدی نوجوان کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے۔ اور ایک ایک طالب علم کے ذہن نشین یہ بات کر دینی چاہیئے کہ اصل چیز جس کا قائم رہنا ضروری ہے وہ اسلام اور احمدیت ہے۔ ہر احمدی قصر احمدیت کی اینٹ ہے اور اگر کسی وقت کسی اینٹ کو اس لئے توڑ کر پھینکنا پڑے۔ کہ قصر احمدیت کے لئے یہی مفید ہے۔ تو اسے اپنی انتہائی خوش قسمتی سمجھنا چاہیئے۔ دیکھو اینٹ جب تک مکان کی دیوار میں لگی رہے۔ صرف اینٹ ہے۔ لیکن مکان میں اگر کسی جگہ سوراخ ہو جائے جس میں سے پانی اندر آنے لگے اور اس وقت ایک اینٹ نکال کر اسے پیسا جائے اور اس طرح مصالحہ بنا کر سوراخ کو بند کر دیا جائے تو وہ اینٹ مکان بن جائے گی۔ اسی طرح جو شخص قوم کے لئے فنا ہو جاتا ہے وہ ثابت کر دیتا ہے کہ اس نے قوم کے لئے قربانی کی۔ اور جو قوم کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیتا ہے وہ خود نہیں رہتا بلکہ قوم بن جاتا ہے۔

یہ ہے وہ روح۔ جو ہر احمدی نوجوان کے دل میں پیدا کرنی چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ جن میں یہ روح پیدا ہو جاتی ہے وہ معمولی انسان نہیں رہتے۔ ان کے چہروں سے ان کی باتوں سے اور ان کے اعمال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندہ انسان نہیں بلکہ مجسم موت ہیں۔

بدر کے موقع پر

جب کفار نے اسلامی لشکر کا جائزہ لینے کے لئے آدمی بھیجے تو انہوں نے آکر کہا کہ سواریوں پر ہمیں آدمی نظر نہیں آتے بلکہ موتیں نظر آتی ہیں ان سے نہیں لڑنا چاہیئے ورنہ ہماری خیر نہیں ہے۔ جب نوجوانوں میں ہمیں یہ روح نظر آ جائیگی اور ہم دیکھیں گے۔ کہ وہ اسلام کے لئے قربان ہونے کے منتظر بیٹھے ہیں اور پر تولے ہوئے اس بات کے منتظر ہیں کہ کفر کی چڑیا آئے اور وہ اس پر جھپٹ پڑیں۔ اس دن ہم سمجھیں گے کہ تحریک جدید کا بورڈنگ بنانے کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہو گیا۔

ربوہ میں میرا پہلا رمضان

(از محمد اسد اللہ صاحب قریشی کاشمیری)

یہ پہلا رمضان ہے جو میں نے ربوہ میں گذارا۔ اگرچہ گذشتہ چار پانچ ماہ سے ربوہ کے دینی ماحول میں قیام کا موقعہ مل رہا ہے۔ مگر خوش قسمتی سے رمضان کے بابرکت مہینہ میں بھی یہاں کا قیام میسر آگیا۔ یوں تو عام ایام میں بھی یہاں کا ماحول روح پرور ہوتا ہے۔ مگر رمضان کے ایام میں اس ماحول پر نئی بہار آ جاتی ہے۔ جیسے موسم بہار آتے ہی انسان اپنے آپ کو جسمانی طور پر نئی زمین اور نئے آسمان کی فضاء میں پاتا ہے۔ اسی طرح یہاں رمضان آتے ہی انسان اپنے آپ کو روحانی طور پر نئی زمین اور نئے آسمان کی فضاء میں پاتا ہے۔ اس فضاء میں تزکیہ نفس اور روحانی تربیت کی ایسی گھڑیاں میسر آتی ہیں جو پاکستان کیا دنیا بھر کے کسی گوشہ میں میسر نہیں آسکتیں

جونہی رمضان آیا دور دور سے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی تا ربوہ کے ماحول میں رمضان کا بابرکت مہینہ گذارا جائے اور زیادہ سے زیادہ برکات اور ثواب حاصل کرنے کا موقعہ ہاتھ آ جائے۔

درس قرآن مجید

نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام حسب سابق درس قرآن مجید دینے کے لئے علمائے سلسلہ نے قرآن پاک کا درس دیا۔ درس روزانہ بعد نماز ظہر شروع ہوتا اور نماز عصر پر ختم ہوتا۔ اول رمضان سے قریباً ایک ایک پارہ کا روزانہ آخر رمضان تک سلسلہ درس جاری رہا۔ جس میں کثرت سے مرد اور عورتیں ذوق و شوق اور اہتمام کے ساتھ شریک ہوتے۔ جوان بوڑھے اور لڑکے بھی شامل درس رہے۔ درس اپنے اندر ایک خاص کیفیت رکھتا تھا۔

سامعین سے مسجد بھری رہتی۔ مسجد مبارک کے دو حصے کر دیئے گئے تھے۔ ایک حصہ مردوں کے لئے اور دوسرا عورتوں کے۔ ~~~ درمیان میں سرخ قنات کا پردہ کھڑا کر دیا گیا تھا۔ سامعین اپنا اپنا قرآن مجید ساتھ لاتے اور ظہر سے عصر تک التزام و انہماک کے ساتھ بیٹھ کر قرآن مجید کے معارف و نکات سنتے رہتے۔ ایسا معلوم ہوتا کہ مقدسین کی ایک جماعت ہے جو کلام الٰہی سننے کے لئے جمع ہے

یہی حال عورتوں کا تھا۔ وہ بھی اپنا اپنا قرآن مجید ساتھ لا کر التزام و انہماک کے ساتھ درس میں شامل ہوتیں۔ اور پنجگانہ نماز باجماعت مردوں کے ساتھ اپنے باپردہ حصہ میں ادا کرتیں یہ انہماک دیکھ کر بعض دفعہ خیال ہوتا تھا کہ ان لوگوں کے گھروں میں خورد و نوش کا انتظام کون کرتا ہوگا۔ اس خاص کیفیت اور جذبہ کے ساتھ درس قرآن کی مجلس کا نظارہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کے علاوہ ہر روز بعد نماز صبح مولانا سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ درس حدیث دیا کرتے تھے

ربوہ میں تو ہر روز بیرونی مہمانوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے جن میں احمدیت کا مطالعہ کرنے اور متنازعہ مسائل کی تحقیقات کرنے والے بھی ہوتے ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مہمان خانہ میں ٹھہرایا جاتا ہے۔ رمضان میں آنے والوں کیلئے تو ربوہ کے حالات دیکھنے اور احمدیت کا مطالعہ کرنے کا خاص موقعہ ہوتا ہے۔ جو غیر از جماعت دوست یہاں آئے وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ کئی غیر از جماعت مہمان بھی بالالتزام شامل درس رہے۔

اعتکاف کا روح پرور نظارہ

انہی حالات میں رمضان کا آخری عشرہ آیا گویا رمضان پہلے سے بھی زیادہ روح پرور صورت میں جلوہ گر ہوا۔ معتکف مردوں اور معتکف عورتوں کی نشستوں کا انتظام کیا گیا۔ ۱۹ تاریخ کو نماز عصر سے قبل ہی معتکفین اور معتکفات کے بستر پہنچنے لگے اور سب نے اپنی اپنی نشستیں سنبھال لیں۔ معتکفین میں مقامی احباب کے علاوہ بیرونی ملکی اور غیر ملکی احباب بھی شامل تھے۔ پاکستانی معتکفین میں کوئٹہ۔ کراچی۔ سیالکوٹ ضلع مظفر گڑھ۔ ضلع جھنگ۔ گوجرانوالہ۔ لائلپور چنیوٹ۔ شیخوپورہ۔ سرگودھا۔ ملتان اور لاہور سے آنے والے حضرات شامل تھے۔ اور بیرونی پاکستان سے جنوبی افریقہ اور چینی ترکستان کے دو دوست جن کے نام علی الترتیب شرف الدین اور محمد عثمان تھے معتکف رہے۔

معتکفین کی تعداد باون (۵۲) اور معتکفات کی چالیس (۴۰) تھی گویا مرد و عورت ملا کر کل بانوے (۹۲) افراد اعتکاف میں بیٹھے تھے اور جو آخری دنوں میں صرف ایک یا دو یا تین تین دن کے لئے آکر اعتکاف بیٹھے وہ ان کے علاوہ تھے۔ یہ تعداد صرف مسجد مبارک کے معتکفین کی ہے۔ ربوہ کی دوسری مساجد کے معتکفین و معتکفات کی تعداد ان کے علاوہ ہے۔

مسجد کی فضاء تراویح۔ تلاوت۔ نوافل۔ تہجد نماز ضحیٰ۔ درس قرآن۔ درس حدیث۔ درود شریف پرسوز دعاؤں اور اذکار الٰہی سے ہر وقت گونجتی رہتی تھی۔ اس کیفیت کو قلم بند کرنے سے قلم عاجز ہے۔

مناسب ہدایات کا وقتاً فوقتاً لاؤڈ سپیکر پر اعلان ہو جاتا تھا۔ اسی طرح دعاؤں کی درخواستیں کرنے والوں کے نام پڑھ کر سنائے جاتے اور ان کے لئے دعائیں کی جاتیں۔ اس کے علاوہ دعا کے لئے الگ تحریری درخواستیں بھی معتکفین کے نام آ جاتیں۔ اتنی کثرت سے درخواستیں اور رقعے ملتے کہ ان کا سنبھالنا مشکل ہو جاتا۔

انہی حالات میں ۲۹ رمضان کی شام کو رویت ہلال کمیٹی ربوہ کی طرف سے اعلان ہوا کہ کل ربوہ میں عید ہوگی امیر معتکفین کی طرف سے اعلان ہو گیا کہ معتکفین کو جانے کی اجازت ہے۔ چنانچہ تمام معتکفین اپنے گھروں کو واپس ہو گئے۔ میں مہمان خانہ میں آیا اور اس بات پر خدا کا شکر کیا کہ ربوہ کی مقدس سرزمین میں رمضان گذارنے اور اعتکاف بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

چونکہ یہ کام تعلیم کی درستی کی کوشش تربیت کی درستی کی کوشش۔ اچھے مطالعہ کی ضرورت اور اچھے ماحول کی ضرورت پر منحصر ہے اس لئے میں کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس مقصد کو سمجھیں جو ان کے سامنے پیش کیا گیا ہے اور اس کو کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کریں۔ (باقی)

(انصار اللہ شعبہ تربیت)

داڑھی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"ہر ایک انسان کے دل کا خیال ہے۔ بعض داڑھی مونچھ منڈوانے کو خوبصورتی سمجھتے ہیں۔ مگر ہمیں اس سے ایسی نفرت کراہت ہے کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا داڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہے۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو تو ایک مشت رکھ کر کٹوا دینی چاہیئے۔ خدا نے یہ ایک امتیاز عورت اور مرد کے درمیان رکھ دیا ہے"

(فتویٰ ص ۲۲۴ بحوالہ بدر ۱۳ مارچ ۲/۶ ۵۲ء)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کا بھائی خواجہ ضیاء الدین عرصہ سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہے۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(مسعود احمد لالہ کمپنی کراچی ۱۹)

مجالس انصاراللہ قائم کی جائیں!

تمام امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان جماعتوں میں جہاں چالیس سال اور اوپر عمر کے احمدی احباب موجود ہیں وہاں پر مجلس انصاراللہ کا قائم ہونا ضروری ہے اس لئے ان جگہوں پر جہاں ابھی تک مجلس قائم نہیں ہوئی وہاں پر صدر صاحب یا امراء صاحب اپنی نگرانی میں مجلس قائم کریں اور زعیم کا انتخاب کر کے صدر مجلس مرکزیہ ربوہ کی خدمت میں برائے منظوری بھجوائیں۔

ہم اس سلسلہ میں علیحدہ خطوط بھی لکھ رہے ہیں۔ لیکن اگر کسی جماعت میں یہ خطوط نہ پہنچیں تو اس کا یہ مطلب نہ لیا جائے کہ وہاں پر مجلس کے قیام کی ضرورت نہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ادائیگی چندہ وقف جدید

سال چہارم

احباب کرام جنہوں نے چندہ ادا کر دیا ہے کے اسماء درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیاوی ترقیات سے سرفراز فرمائے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید)

مکرم مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا ۰ - - ۵۰
" محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی " ۰ - - ۴۸
" حاجی محمود احمد صاحب " ۰ - - ۲۰
" محی الدین صاحب گھسیٹ پورہ لائلپور ۰ - - ۱۲
" فضل کریم صاحب مرحوم " - - ۱۲
" چوہدری قائم الدین صاحب " ۰ - - ۶
غلام محمد صاحب نزد گرڈی گجرانوالہ ۰ - - ۶
سلیم سجاد صاحب بہاولپور ۰ - - ۶
مولوی غلام نبی صاحب " ۵۰ - ۶
محمد سلیمان خانصاحب ۲۵ - ۶
محمد نصیر احمد صاحب - ۵
خلیل احمد خان صاحب ایس ڈی او
مانسہرہ ۰ - - ۱۰
عبدالقدیر صاحب نواب شاہ ۰ - - ۶
سلطان احمد صاحب دھرم پورہ لاہور ۴۴ - ۶
محمد دین صاحب " ۰ - ۳
شیخ سجاد حیدر صاحب
وحدت کالونی لاہور ۰ - - ۵
نسرین اختر، شگفتہ، شہناز " ۰ - - ۶
نذیر احمد صاحب چک ۱۰۹ ر لائلپور - - ۶
چوہدری محمد خانصاحب (سال سوئم) ۰ - ۶
حاکم علی صاحب اوکاڑہ (بلا تفصیل) ۵۶ - ۷۹
عبدالعزیز صاحب علی پور ۰ - - ۵
نذیر احمد صاحب " ۰ - - ۵
حیدر علی صاحب چک ۹۱ لائلپور ۰ - - ۶
" اہلیہ صاحبہ " ۰ - - ۶
رانا محمد خانصاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر ۰ - - ۱۰۰
" میاں علی اکبر تایا مرحوم " ۰ - - ۱۰
" والدہ صاحبہ ۰ - - ۷
" اہلیہ صاحبہ " ۰ - - ۷
" ندیم خالد پسر " ۰ - - ۷
" فہیم خالد پسر " ۰ - - ۷
" نصرت جہاں دختر ۰ - - ۷
ولی محمد صاحب گگو منڈی ۰ - - ۶
نذیر احمد صاحب " (سال سوئم) ۰ - ۶
چوہدری علم دین صاحب ناصر آباد سندھ ۱۲ - ۷
سید عابد حسین صاحب " ۰ - ۶

محمد اسمٰعیل صاحب چک ۳۹۹ ملتان ۰ - ۵۰ - ۶
چوہدری کریم بخش صاحب بھکر ۲۵ - ۶
شیخ عبدالمنان صاحب سرگودھا ۰ - - ۱۰
لاہور منظور احمد صاحب " ۰ - - ۶
راجہ محمد اشرف صاحب " ۰ - ۷
محمد ابراہیم صاحب " ۰ - ۶
راجہ فاضل احمد صاحب " ۲۵ - ۶
بجنت بکری صاحبہ چک ۳۵ " ۰ - ۵
عبدالمجید صاحب " ۲۵ - ۶
محمد یوسف صاحب " ۰ - ۷
عبدالقادر صاحب " ۳۷ - ۷
شیخ محمد رفیع الدین احمد صاحب " ۵۰ - ۷
ملک محمد حسین صاحب " ۰ - ۵

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کا لڑکا نصیر احمد اور لڑکی مسرت پروین بوجہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(راجہ بشیر احمد مقام و ڈاکخانہ بلانی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات)

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ نے بی اے کا امتحان دیا ہے۔ یہ تا حال یکم مئی ۱۹۶۱ء سے ایل ایل بی فائینل کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب جماعت۔ بزرگان سلسلہ صحابہ حضرت مسیح موعود اور درویشان قادیان سے ہماری کامیابی کے لئے دعا کی مؤدبانہ درخواست ہے۔

(نذیر احمد شاد سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ جماعت احمدیہ کراچی)

(۳) میٹرک کے امتحانات شروع ہو چکے ہیں۔ احباب احمدی طلباء و طالبات کی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(ملک محمود احمد خالد راولپنڈی)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

اعتماد:- بعض اوقات مجالس کی طرف سے الفضل میں اشاعت کے لئے اعلانات موصول ہوتے ہیں لیکن وقت اتنا کم ہوتا ہے۔ کہ اول تو مقررہ وقت پر اعلان شائع ہی نہیں ہو سکتے یا پھر ان کی اشاعت کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ تاریخ معینہ گزر چکی ہوتی ہے اس لئے جملہ قائدین سے گزارش ہے کہ ایسے اعلانات مناسب وقت پہلے آنے ضروری ہیں تا انہیں شائع بھی کیا جا سکے۔ اور اصل مقصد بھی حاصل ہو سکے۔

۲۔ مجالس کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں بہت کم تعداد میں وصول ہو رہی ہیں۔ اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

مال:- خدام الاحمدیہ کے سال کی دوسری سہ ماہی ختم ہو رہی ہے۔ جملہ مجالس کوشش کر کے اپنے بقایا جات ۳۰ ؍ اپریل تک مرکز میں بھجوا دیں۔

وقف جدید:- چندہ وقف جدید کی وصولی نہایت اہم اور ضروری ہے۔ احباب جماعت سے وقف جدید کے چندوں کے وعدے حاصل کرنا اور پھر ان کی وصولی کرانا ناظم تحریک جدید خدام الاحمدیہ کے فرائض میں سے ہے۔ انہیں اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

سرگودھا:- مجلس سرگودھا کے زیر اہتمام مجلس حسن بیان کا قیام عمل میں آیا۔ پہلے اجلاس میں ۷ خدام اور ۳ اطفال نے سچائی کے عنوان پر تقاریر کیں۔

ربوہ:- مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے مکرم شرف الدین صاحب آف کینیا وطن کی واپسی کے موقعہ پر ایک الوداعی دعوت دی گئی۔ جس میں انہیں مرکز سلسلہ میں آنے پر مبارکباد پیش کی گئی۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے نیک جذبات کا اظہار کیا گیا۔ جس کے جواب میں انہوں نے شکریہ ادا کیا اور افریقہ کے تاریک براعظم کو احمدیت کے نور سے جلد منور ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی۔

چک ۸۹ جنوبی سرگودھا:- مورخہ ۲۷ ؍ مارچ کو یوم مسیح موعود کی تقریب پورے اہتمام سے منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض، اور آپ کے عظیم الشان کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ اور اسلام کے احیاء کے سلسلہ میں پیشگوئی مصلح موعود تفصیل سے بیان کی گئی۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

بعض خدام بیرونی ممالک میں اعلیٰ تعلیم یا ملازمت کے سلسلہ میں تشریف لے جاتے ہیں لیکن مجالس بیرون کے قائدین کو ان کے پتہ جات کا علم نہیں ہوتا۔ اسلئے ان سے رابطہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ لہذا قائدین مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ایسے خدام کے پتہ جات سے مہتمم مجالس بیرون مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو مطلع فرمائیں تاکہ قائدین مجالس بیرون کو ان کے پتہ جات سے اطلاع دی جا سکے۔ اور وہ رابطہ پیدا کر سکیں۔

(مہتمم مجالس بیرون خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قابل توجہ

ایک شخص جو اپنا نام حاجی محمد دین حجام بتاتا ہے۔ عمر تقریباً ۳۵ سال جسم پتلا دبلا سانولہ رنگ۔ بال سیاہ۔ داڑھی چھوٹی چھوٹی۔ سفید پوش اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر کے دھوکہ دیتا ہے۔ اپنا پتہ معرفت چوہدری محمد شریف آڑھتی منڈی صادق آباد ضلع رحیم یار خان بتاتا ہے۔ احباب خیال رکھیں تا کسی طرح نقصان نہ پہنچائے۔

(ناظر امور عامہ)

مسجد مبارک ربوہ کی ضروریات

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ از راہ کرم خوشی کے مواقع پر مسجد مبارک ربوہ کی ضروریات کو بھی مدنظر رکھا کریں اور اس غرض کے لئے رقوم افسر صاحب خزانہ کو بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں

(ناظر تعلیم ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۴۹۲۳:-

میں مسماۃ محمودہ بیگم زوجہ نذیر احمد سردار قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نانو ڈوگر ڈاکخانہ ہچوہنگ براہ اچھرہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۵۸-۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری جائیداد حق مہر مبلغ ۲۵۰/- روپے جو کہ خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی وزن ۴ ۳/۴ تولہ قیمت مبلغ ۱۹۲/- روپے کل میزان ۴۴۲ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرا کوئی ذریعہ آمد ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط الراقم الحروف نذیر احمد خاوند موصیہ مذکور۔

الامۃ۔ محمودہ بیگم زوجہ نذیر احمد نانو ڈوگر ڈاکخانہ ہچوہنگ براہ اچھرہ ضلع لاہور

گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ سٹاف صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ ۵-۵۸-۴

گواہ شد: نذیر احمد موصی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نانو ڈوگر۔ ۵-۵۸-۴

نمبر ۱۵۲۷۹:-

میں امانت بی بی زوجہ چوہدری سیف الرحمٰن کاٹھگڑی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۲/۵۰۰ ایچ بی ڈاکخانہ چک ۴/۵۰۰ ایچ بی ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائیداد حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے مذکورہ حق مہر کا حصہ ۱/۱۰ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وصیت کرتی ہوں اور زیور کانٹے طلائی وزن ایک تولہ بالیاں وزنی ایک تولہ کلپ انگوٹھیاں وزنی۔ ایک تولہ کل سونا وزن تین تولہ پٹڑیاں چاندی کی اور کے دو جوڑیاں چاندی کی اندازاً کل قیمت زیوروں کی مبلغ پانچصد روپیہ ہے اس کی بھی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر وصیت حاوی ہوگی۔

نقط العبد موصیہ امانت بی بی زوجہ چوہدری سیف الرحمٰن

گواہ شد:۔ چوہدری عبد الحمید کاٹھگڑی صحابی چک ۲/۵۰۰ ایچ بی ڈاکخانہ چک ۴/۵۰۰ ایچ بی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد چوہدری سیف الرحمٰن خاوند موصیہ ۲/۷/۵۹

نمبر ۱۵۸۳۰:-

میں محمد یحییٰ احسان ولد حضرت مولوی محمود الحسن خاں قوم پٹھان مسلم پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی مکان نمبر ۵/۲۲۸ کرتار پورہ گلی ۲۵ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اگست ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

نقط العبد احقر محمد یحییٰ خاں ولد حضرت مولوی محمود الحسن خاں صاحب مکان نمبر ۵/۲۲۸ کرتار پورہ گلی نمبر ۲۵ راولپنڈی شہر

گواہ شد بقلم خود نواب الدین ولد چوہدری حاکم دین صاحب مکان نمبر ۱۰۱/۸۸ محلہ امرپورہ راولپنڈی

گواہ شد محمود احمد نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

۶۰/۸/۱۸

درخواست دعا

میں عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ بخار نحرابیٔ معدہ و جگر بیمار چلا آ رہا ہوں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کامل عطا فرمائے آمین

فضل محمد ولد مستری دین محمد صاحب نادیانی مرحوم۔ حال وارد جہلم

ماہنامہ اصحابِ احمد کا اجراء

قادیان سے ماہ مئی سے اصحاب احمد کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کر رہا ہوں۔ جس کے مقاصد اس کے نام سے ہی ظاہر ہیں۔ فی الحال وہ بہت مختصر ہوگا۔ جو دوست اس کے خریدار بننا چاہیں۔ وہ خاکسار کو مہربانی کر کے مطلع فرمائیں۔

پہلے شمارہ میں کوشش ہوگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء کرام کے مکتوبات کے بلاک دئے جائیں۔ اور بعض ناظر اور معلوماتی مضامین درج کئے جائیں۔

اس کا چندہ فی الحال ڈیڑھ روپیہ اور طلباء سے سوا روپیہ ہدیہ سالانہ ہوگا۔

خاکسار: ملک صلاح الدین ایم۔ اے قادیان

اعلان:-

مولوی غلام احمد صاحب ارشد جہاں کہیں ہوں یہ اعلان پڑھتے ہی نظارت امور عامہ میں تشریف لا دیں۔ بعض ضروری امور میں ان سے استفسار کرنا ہے۔ اگر کوئی دوست یہ اعلان پڑھیں تو مولوی غلام احمد صاحب ارشد کو اطلاع کر کے نظارت ھذا کو مطلع فرمائیں

(ناظر امور عامہ)

فضلِ عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی مصنوعات

(بقیہ صفحہ اوّل)

متعدد سوالات دریافت کئے۔ بعد ازاں ۵ اپریل کو جب ایک خاص تقریب میں جناب کمشنر صاحب نے متعدد صنعتی ادارہ جات میں ان کی پیش کردہ مصنوعات پر انعامات تقسیم فرمائے تو فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو مجموعی طور پر تین انعامات عطا کئے۔ اس طرح انسٹی ٹیوٹ کو نمائش میں شریک ہونے والے جملہ صنعتی اداروں میں ایک نمایاں اور قابل فخر امتیاز حاصل ہوا۔ کیونکہ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہی وہ واحد ادارہ تھا جو بیک وقت تین انعامات کا مستحق قرار پایا۔ حاصل کردہ انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) بوٹ پالش پر اول انعام
(ٹرافی اور سندِ امتیاز)

(۲) کاسمیٹکس پر دوم انعام
(ٹرافی اور سندِ امتیاز)

(۳) ادویات پر سوم انعام
(سندِ امتیاز)

انڈسٹریل ڈویلپمنٹ آفیسر لائل پور مسٹر ایم۔ ایس ضیغم نے نمائش کو کامیاب بنانے میں نمایاں حصہ لیا اور دیگر ادارہ جات کی طرح فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ساتھ بھی بہت تعاون فرمایا۔ وہ جملہ صنعتی اداروں کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی یہ نمایاں کامیابی مبارک کرے اور اسے صنعتی میدان میں قوم و ملک کی پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین ٭

رائے شماری کے مطالبے کا اعادہ

نئی دہلی ۱۲ اپریل کشمیر کے محاذ استصواب کی مجلس عاملہ نے جموں اور کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے مطالبے پر دوبارہ زور دیا ہے۔ مجلس عاملہ کا اجلاس اتوار کو مسٹر علی محمد نائک کی صدارت میں ہوا تھا۔

مجلس عاملہ نے ایک قرارداد میں مطالبہ کیا کہ نظر بندوں کو ان کی حیثیت کے مطابق بہتر سہولتیں دی جائیں اور ان کے اہل و عیال کو الاؤنس دیا جائے۔

بعدالت جناب راؤ اشفاق علی خان پی۔ سی۔ ایس افسر مال باختیارات کلکٹر سرگودھا

بمقدمہ:- سردارا ولد بھائی خان۔ مموں ولد زیادہ۔ مسماۃ فاطمہ۔ ختاں۔ بھاں دختران۔ مسماۃ بھاں بیوہ گلاں نابالغان مذکورہ بولایت مسماۃ بھاں والدہ خود اقوام جٹ سکنائے وادھی تحصیل شاہ پور

بنام

محمد نواز۔ گلا۔ ولی پسران مسماۃ صاحباں دختر عمرا اقوام جٹ سکنائے موضع وادھی تحصیل شاہ پور۔ خان محمد ولد ملک شیر بہادر۔ ملک ایوب خان ملک رب نواز خان۔ ملک محمد نواز پسران مسماۃ سردار بی بی بیوہ ملک محمد یعقوب خان۔ غلام مصطفیٰ۔ شیر بہادر پسران غلام محمد اقوام ٹوانہ سکنائے شیر پور تحصیل شاہ پور۔ بوٹا رام۔ روپ چند۔ برج لال پسران پھویا رام۔ گوپی چند۔ گوپال داس پسران منشی رام۔ دیسراج۔ عطر چند پسران نہ معلوم۔ نرپل۔ سندر کمار۔ نریندر کمار پسران دیوان چند۔ گوبند لال۔ گوکل چند پسران گوردتہ مل اقوام کھتری سکنائے چکڑالہ تحصیل شاہ پور۔

دعوےٰ فک الرہن ۲۲ بگھہ منجملہ ½ حصہ اراضی ۱۸۶ کنال واقعہ موضع وادھی تحصیل شاہ پور نمبرات خسرہ ۹۱۲ رقبہ ۹ کنال - ۹۹۷ رقبہ ۸۲ کنال مندرجہ کھیوٹ نمبر ۱۰۶ کھاتہ ۲۹۶ - ۲۹۷ نمبر خسرہ ۹۸۶ رقبہ ۸۱ کنال نمبر خسرہ ۹۱۲ کل رقبہ ۱۲ کنال مندرجہ کھیوٹ نمبر ۱۰۶ کھاتہ نمبر ۲۹۶

مقدمہ عنوان بالا میں مسئول علیہم غیر مسلم ہیں۔ دیگران پر بھی بطریق معمولی تعمیل نہیں ہو رہی ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا جملہ مسئول علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اصالتاً یا وکالتاً مختاراً بتقرر ۱۷-۴-۶۱ حاضر عدالت ہذا آویں ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۶۱ء بثبت دستخط مہر و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۸